

<p>۷۵ گفتا یونان بہ شہادت و خلافت نوش نباد قاسم کزید با بن حسن کو حسد زیاد یکفنا تھا بغض سے وہ باقی فساد کرتا تھا جسوں میں مخالفت سے ہر یوید</p>	<p>۷۶ لو پیش ناید مگی اور خاک پر گرا آیا جو پیش پیر خیر والائے یہ کیا کیوں اور عزیزہ کوئی دیکھے گا تو مرا جس رنگ پر پھر امون بخت ہے ہی صرا</p>	<p>۷۷ گھا اور وہ درخت زمین سے پو اجرا شاخوں سے انی سائین شاہ کو کیا اور قدرت خلیفے سے وہی خالی صدا انور کی نہیں بخت چھوٹ کر آیا</p>
<p>۷۸ آب حضور آپ کے اک طن و جبیک اور قاضی دینو گو مشر کے لے گیا قاضی کے گئے شاہ نے نہ یہ سے کہا خاسان کہہ لے خصوصت نہیں اوا</p>	<p>۷۹ اس نے کہا قبول ہوا و شاہ نامدار اسم ہوا زمین بودہ سنگ بتوار اور زید سے خطاب کیا سے ایک بار حقیقت امامت باقر سے آشکار</p>	<p>۸۰ سوز گدھا کے زید نے شوق سے یہ کیا دو وہ نائب کرد گلا امامت کا اطلاق پھر سو سکے شام وہ ملعون ران ہوا عبداللہ کے سے بلکہ کہ سب پورا</p>
<p>۸۱ کھا پر دست زید میں تھی ایک چھینان وہ گری زمین پر جو چاہے کے نامان انجا ز شاہ و دین سے وہ کرے لگی بیان باقر امام پاک ہوا و شاہ و دو جان</p>	<p>۸۲ غش کھا کے زید میں گرا پیر زمین پر شہسٹاٹھا زید کو پھر پانہ تمام کر خاک درخت متصل شاہ جبر و بر زیادہ گریوں کو گواہی دے یہ پور</p>	<p>۸۳ عبداللہ کو بغض خصوصت ہوئی زیاد کیا کیا نہائے شاہ ایام سے یہ فساد خز امام کو یہ کھا از رو و عنک و میں معینا یون زید کو اور شاہ خوش و</p>
<p>۸۴ کڑید کر نہ دعوہ یا ظل زبان سے دور نہ تھے ہلاک کرونگی من جان سے</p>	<p>۸۵ جاری ہے میرا ہی حکم خزان و ہمار میں دنیا کا برگ برگ ہر سب اختیار میں</p>	<p>۸۶ ابن حسن کو لاق مکریم کیجئے نادیب کیجئے اسے تعلیم کیجئے</p>

<p>۱۶ اور ایک دن تعین کن کیا تھا میرا سید یہ جا رہا ہے آج جو بد روز برسرے شاہ باکر سے ہوئے جو قصہ زاجا ہے</p>	<p>۱۷ لائے وہ صاحب حضرت صادق حضرت نے یہ ایک کے کہا جہاں یوں میں جہاں سے تو پوچھا جہاں سے آج کرنا یوں عقلمند کا</p>	<p>۱۸ آج یہ وہ کس ہاتھ تھے منزل میں گردن بدیر کی طوق آزار سے اور ساق باہر سے اس کے بیخبری سے بجاری کرتے تھے</p>
<p>۱۹ اس دن ہم یہ ظلم و ستم تو لے گیا کیا اس دن میں ہو تبیہ زہر و غا کیا</p>	<p>۲۰ پیارے پدر کے مرنے کا تم غم کھائیو مطلوبی حسین پر آئسو بکائیو شدت میں وہ بخار کی یوں اہ چلتے تھے گاہے زمین پر گرتے تھے گاہے سنبھلتے تھے</p>	<p>۲۱ اس دن میں ہوتا یوں بندہ کو یہ سنتا یوں اور زبیر ابھار پھلتا ہوا بازار میں</p>
<p>۲۲ موت اپنی کی پسند صافے آمدین اس زہر نے نفوز کیا جسم شاہ میں</p>	<p>۲۳ سارا جہاں حشر تلک انگور لے گا ایسا کوئی شہید ہوا ہونہ ہوئے گا تجسس سے سوانہ میں میرا غم جہاں تک سالار اٹھیں غم میرا غم میں وطن میں میرا غم میں وطن میں میرا غم میں وطن میں</p>	<p>۲۴ روئے کمال خیر صادق میں کی عرض صبر سے کا غنا ہے کہ جو یوں میں اپنے سے حضرت کے غم میں حال ہوگا</p>
<p>۲۵ شہ نے مرا جنت کی سواری سے بس آسکا روز پوئے آواروں سے</p>	<p>۲۶ بعد تک یہ سب کا بھی غم تو بعد میرے ہو گا نقطہ میرا پھر حکم بدیر سے جا با وقار تاریک گئے میں نے اپنے</p>	<p>۲۷ پیشے کی بات میں پیشا لیلے سے میرا غم پیشا لیلے سے میرا غم پیشا لیلے سے میرا غم</p>
<p>۲۸ طالب کفن کے بدلے میں اس پر کعبہ کا طوف کرتے تھے جسکو میں کے ہم</p>	<p>۲۹ زنجیر میں کانٹوں پر با بار ایسے کسی تیرم ہر حد سے میں کی شکل دیکھ کے آئسو سبے دواع ہونے نظر درو میں کے ہم</p>	<p>۳۰ طالب کفن کے بدلے میں اس پر کعبہ کا طوف کرتے تھے جسکو میں کے ہم</p>

۵۲۴
 بیہوش روئے روتے ہوئے آنکھوں کی گمان
 غش سے ہوا افاقہ تو رو کر کیا بیان
 بالین پر سر سے پاپ کھڑے تھے بھی بیان
 کرتے تھے کیسی پوری نالہ و فغان

۵۲۵
 پیرا سے جا کے خضر صادق کو پیشتر
 عبد الملک نے آج کیا اسکو بے پردہ
 جا کر ناز پر ہوشہ والا کی نقشہ
 رواج انبیاء سلف کا بھی تو گزرا

۵۲۶
 قانع ہوئے ناز سے جب شاہ و چوہہ
 پہلو سے قطعے میں کیا ذوق آن کر
 پنہان کیا بزرگین جب من پیر
 دور سے سر کر کھ دیا بالین و جبر

قراتے تھے کہ روح مری بیقرار ہے
 جنت میں جلد آگے ترا انتظار ہے

آیا ہر غش بقیع میں ارجاع و عام کو
 نملاتے ہیں ملائکہ تیرے امام کو

اٹھتے تھے شعلے غم کے دل بیقرار سے
 روئے بہت امام لپٹ کر مزار سے

۵۲۷
 پیکر نشہ کے کار طیب ادا کیا
 اور کسی نجات است عاصی کی بھی عا
 مولا کے مومنین کو ہوا وصل کیا
 پھر تو صلے نوحہ و ماتم بھی جا بجا

۵۲۸
 پیرا تو اب سے ہوا وہ بندہ الہ
 آیا سو کے بقیع کو کیا دیکھتا ہے آہ
 احوال غم سے خضر صادق کا ہر تباہ
 میت کو غسل دیتا ہوا وہ شاہ دین تباہ

۵۲۹
 بس اور خیر خستہ کلب دل کو بیقرار
 مولا کے یہ عرض کا ہی شاہ نامدار
 نادم اور منفعل کو غلام گناہگار
 لیکن تیرا دم پر مچھون پائے شمار

جعفرہ بات کہے بہت نوحہ کر ہوئے
 بابا ہمارے مر گئے ہم بے پردہ ہوئے

ہر سمت شیعیاں علی کا جو مہ ہے
 سینہ زنی کا شور ہر ماتم کی دھوم ہے

دیتا ہوں جگو واسطہ رب قدیر کا
 صل کر ہر ایک عقدہ لاصل و پیر کا

۵۳۰
 لکھا ہے چکی شاہ نے دنیا سے کی قضا
 پنجاہ ہفت سال کا سن تیرے قضا
 پیر سے تھوڑی دوری تھا ان دست کا بچا
 کیا دیکھتا ہے جواب میں وہ بندہ خدا

۵۳۱
 نولا چکا امام کو جب نائب امام
 تکفین کے سو بجالا یا پھر تمام
 بیٹھے لگا ناز جو وہ شاہ پیکر نام
 نظا انبیاء جن و ملائک کا آرزو نام

۵۳۲
 باغ فردوس سے تیرے غم بہتر ہو
 عیش و راحت سے تیرے دل کا بہتر ہو
 ہستی خضرت سے غم میں قضا بہتر ہو
 کہیا سے بجا خاک آشتا بہتر ہو

تذہبی بکار سے ہیں کہ کلمہ ہو سبب ہر ہو
 تیرا امام مر گیا تو سو گوار ہو

جن ملک کے آگے تو شیر آگے تھے
 بیخبروں کی سفین رسالت پناہ تھے

لطف جو یاد آئی میں ہر تکبیر میں ہو
 وہ تو اب درزہ لذت غم خیر میں ہو